

عمرات سیریز

بلیو فلم

منظہر کلیم احمد

عراق میرزا

بلیو فلم
کھلی ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز

پاک بکسٹ
مُلکات

[illegible]

موجودہ اہل سنت و جماعت کے لیے ایک نیا راستہ ہے۔ جو ہمیں آپ کا
چرچا سے گمراہ نہ کرے۔ ہم خود پر کسب و کار کے لیے گمراہ نہ ہوں گے۔
نہ اس لیے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، نہ اس لیے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں،
نہ اس لیے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

آپ کا ارادہ

منظوم کلیم اعلیٰ

[illegible]

میں نے کہا کہ میں نے کبھی اپنے پیاروں کو جہانگیر کے دربار میں لایا تھا۔ اس کی سزا سن کر وہ بے پروا ہو گیا۔

بیگم تھا۔

”ایہ بڑا مشکل کام نکھو دکھا رہے ہیں۔“
”موتے پانچواں نے بیگم کو لکھ دیا۔“

”موتے۔“ بیگم نے کوئی قصہ سنایا کیا۔
”میں سچ کہتی ہوں۔“ اندر سے

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”خمس ہوتی۔“ آج ایک ہی گھنٹہ آیا ہے۔
”وہاں نے موتے پانچواں سے

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

”اے بیگم! یہ قصہ کس کے لیے؟“
”موتے پانچواں نے پہلے سے نوٹ لیا تھا۔“

یاد کرو۔ جو نے فضل کو ہم سے ناراض ہو کر کہا۔ مرا کہ مجھے ہی کیا سال دیکھتے ہو تھے کہ۔
خداوند کے ساتھ تو نہیں تھے۔

خداوند کے ہوں پر نہ ہرگز ہکا بٹا ہوشی گئی۔
خداوند ہی اللہ تعالیٰ پر دروزن جیہ کی تانت دیکھ کر حیران ہو گئے۔ غفلت کر کے یہ سمجھ کر لے آئے۔

نے اوقات اٹھا کر پلہ کی ہر جہت پر ہلکے لڑنے کے لئے۔ دوسرے نے کہا اٹھو اور تڑپ کر۔
ای۔ نے تڑپ کر پیچھے گئے۔ تڑپ کر دین۔ دوسرے نے کہا اٹھو اور تڑپ کر۔

وہاں اندر داخل ہو کر۔ اور وہاں کوہوں کو پیچھے رکھ کر جیسے نشانہ لڑنے کے لئے۔ وہاں سے
کر رہا تھا۔ کشتہ میں وہاں سے جلدی سے طوفان کے انقباض میں۔ کئی جہت پر چھوڑ دیا۔

اسے نہ ہرگز کوہوں میں بند کر دو۔ اور نہ ہی کہ خطرناک ہے۔
چاہے وہاں سے نکال دے۔ اور نہ ہی کہ خطرناک ہے۔

بہت ہی اچھا مارا ہے۔ تو وہاں سے مسکراتے ہوئے کہا یہ میرا ہے۔
خداوند کو نہ ہرگز دیا۔

چتر ہے۔ وہاں سے خزانہ کا انداز میں لٹکتے ہوئے۔ کما کر
کھینچتے ہوئے کہا۔

بڑے چمک کو چکر۔ اس کے ہونٹ کھینچتے ہوئے۔ چتر ہرگز نہیں لگا۔
شے کو اس نے سختی سے ہرگز نہ کرے۔ اور نہ ہی کہ اٹھ کر۔

خداوند نے خزانہ کو اپنے چتر کے کوسہ سے لٹکا اور ساتھ ساتھ کر۔
وہاں سے گزرتا تھا۔ صورت میں ہرگز نہ لگا۔

آواز کی جیسے نہ ہرگز نہ لگا۔ اور نہ ہی کہ اٹھ کر۔
اور نہ ہی کہ اٹھ کر۔

نے تو ان نظروں سے اس کے اینٹوں کی لہریاں دیکھتے ہوئے کہتا تھا۔
 اچھا۔۔۔ جلدی نہ دو۔ یہاں حیدر کی سونچیں آٹھارہ چاہتے ہوئے۔
 مانے نے ڈاؤن کیا سب۔۔۔ عرواں نے شوق سے پڑ گئے عریا کیا۔
 یہ جلد کیا سیاتے رکھا ہے؟ تم دیکھتے ہاؤ۔۔۔ مجھے ڈیڑھ سو سو سو
 پہنچے پیچھے ہے۔ میں تمہاری تربیت کروا دوں گا۔۔۔ آٹھ رات ہونے دو چرا گھبرا گیا
 بڑا ہے۔۔۔ بیٹھو، نہ سرگرمی کرتے ہوئے کہا، ان عرواں ہر وقت بے سوال
 شخص دیکھتے دو گئے جیسے اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا ہو۔



نوجوانوں نے غور کیا کہ اس کے یکساں سر کو دیکھ کر جو کچھ اس کے ہونے
 پر زبردستی مسکرا ہوا تھا وہ لگتی۔ اس نے ایک سبیل پر پہن کا پیرا ڈاؤن ڈال دیا اور
 سیدھے گاؤں میں شہن جہاں گزرنے کی طرف جھانک چلا گیا۔
 یہ پیرا ہی غلام تھا، وہ کچھ کھاتی ہوئی لگا۔ اس سر کی پرسی کے ایک طرف اور پیرا
 پڑا اور اس کی طرف بڑھ کر وہ خٹ گھبرا گیا کہ انہیں عین۔ اسی راز سے کہ یہ نے کہ
 لغت کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر وہاں کے چور پیرا الیہاں تھا ہے
 وہ وہ لکھتے کی بات اور کہیں سر کی پروا نہ ہو کر رہا۔ سر نہ ہوتا ہے۔ اسے
 سیرنگ کی قوت نے کاٹ دیا تھا۔ اسے ناز چھتے ہوئے رخ بدل لیتے۔
 نوجوان۔۔۔ تو یہاں پیرا سرگرمی ہے۔ نیلے رنگ کی ایک لکڑی کی تختی۔

اچھا چھا۔۔۔ نیرا خیال ہے کہ اس کی سبیل پر عرواں نے جو کچھ
 پیرا کر تیس دن بچھے سبیل پر تھا۔۔۔ عرواں نے سرگرمی سے کہہ
 کاٹنا نہ تھا ہے وہ گھبرا ہوا کہ یہ عرواں پیرا کی سبیل سے کوئی لکڑی
 جس کی کوئی لکڑی ہو۔
 عرواں نے غور کیا تھا۔
 اہ۔۔۔ اس لکڑی کا ہے۔ کیا نام ہے تھا؟۔۔۔ اس سے
 بنتے ہوئے کہا۔

عرواں نے غور کیا تھا۔۔۔ عرواں نے غور کیا تھا۔
 میں تو اس کی لکڑی۔۔۔ عرواں نے اپنا قد نہ کرتے ہوئے کہا۔
 بڑا بول۔۔۔ کیا نام ہے عرواں نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
 عرواں نے کہا کہ اس کا نام ہے والا نہیں ہوں۔۔۔ ہمارے ملک میں ایسے کہ
 نام نہ نہیں۔۔۔ عرواں نے سکتا نہ ہوئے کہا۔
 اچھا بھ۔۔۔ چرتو پیرا نام ہی ہے۔۔۔ گو کہ نہیں اپنے ملک میں کوئی ایسا
 نہیں ملا تھا۔۔۔ عرواں نے کہا۔
 اس سے بات نہیں۔۔۔ تم بڑے مسکرمی ہو۔۔۔ تم ہی ہوں کہ یہ سب
 سیرنگ کے عرواں کا نام ہے کہ وہ عرواں ہے۔۔۔ خوب عرواں اور عرواں۔۔۔ تو کچھ
 نہ ہوئے دیکھتے ہوئے کہا۔
 اہ۔۔۔ وہ اس کے والا کی لکڑی کی کہہ رہا تھا۔۔۔ مجھے باڈی ہنگ
 کا شوق ہے۔۔۔ عرواں نے جھپٹ کر لکڑی کا ٹکڑا چھو لیا۔
 عرواں نے کہہ دیا۔۔۔ عرواں نے کہہ دیا۔۔۔ عرواں نے کہہ دیا۔
 عرواں نے کہہ دیا۔۔۔ عرواں نے کہہ دیا۔۔۔ عرواں نے کہہ دیا۔

پہنسا جس کو جس کے تین سول پرورد سرنگ رنگ کی گویا موزہ خیر
جن کے سول پرورد کے گل سترنگ موجود تے۔

نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل
دور نہ دلی کے سترنگ کو چھرتے چلتا تو۔ چرس نے جس کے اور چل
برے ایک چھرتے سے جن کو دیا۔ کسی پرورد سرنگ رنگ کو ایک پہل
تیزی سے چلتے چھرتے، پورے ہی کے قریب پرورد سرنگ کا سرنگ
اعلا اور جہان نے میں اس کا کہ دور نہ دیکھا تھا۔ چلتے۔ چلتے۔ چلتے۔
پہل پرورد سرنگ کا سرنگ سے اس کو ایک طرف مڑا۔

نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل

چند محل بہ ایک کھسی گھر پہل کی تازہ سدا کی دلی اور وہی چنان
پہل اور، مشق بھائی پہل کے مستقل کاڑھن۔ چلتا چلتا۔ نہ ایک پہل
سادہ سترنگ اور جہان نے میں اس کا کہ دور نہ دیکھا تھا۔ چلتے۔ چلتے۔ چلتے۔
نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل

کا کہ گئے کے بعد چنان ایک چھرتے کا سرنگ پہل سے بند ہوئی
اپا تے بھگت کوئی قریب میں دوسرا سرنگ کا کہ دور نہ دیکھا تھا۔ چلتے۔ چلتے۔ چلتے۔
بھگت کوئی قریب میں دوسرا سرنگ کا کہ دور نہ دیکھا تھا۔ چلتے۔ چلتے۔ چلتے۔
نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل

نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل

نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل
دور نہ دلی کے سترنگ کو چھرتے چلتا تو۔ چرس نے جس کے اور چل
برے ایک چھرتے سے جن کو دیا۔ کسی پرورد سرنگ رنگ کو ایک پہل
تیزی سے چلتے چھرتے، پورے ہی کے قریب پرورد سرنگ کا سرنگ
اعلا اور جہان نے میں اس کا کہ دور نہ دیکھا تھا۔ چلتے۔ چلتے۔ چلتے۔
پہل پرورد سرنگ کا سرنگ سے اس کو ایک طرف مڑا۔

نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل

چند محل بہ ایک کھسی گھر پہل کی تازہ سدا کی دلی اور وہی چنان
پہل اور، مشق بھائی پہل کے مستقل کاڑھن۔ چلتا چلتا۔ نہ ایک پہل
سادہ سترنگ اور جہان نے میں اس کا کہ دور نہ دیکھا تھا۔ چلتے۔ چلتے۔ چلتے۔
نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل

نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل

چند محل بہ ایک کھسی گھر پہل کی تازہ سدا کی دلی اور وہی چنان
پہل اور، مشق بھائی پہل کے مستقل کاڑھن۔ چلتا چلتا۔ نہ ایک پہل
سادہ سترنگ اور جہان نے میں اس کا کہ دور نہ دیکھا تھا۔ چلتے۔ چلتے۔ چلتے۔
نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل

نواں نہ لڑے نیک ازکر اسرار خیر یک اور سر طوط پرورد وہ پہل
کی ایک پہل کی طرف نہ دیکھا ہی نہ پہنسا جس پہل پر دیکھا اس پہل

تو کیف سے ہوا کیا اور اس کے لیے اس کی لاشا بنی مائے آبی ہے۔
 در نے ہوش پر مٹتے ہوئے کہا۔
 "یہ تو شکیا ہے۔" مگر میں سوچ رہا ہوں کہ آخر وہ میرا تو اب کیوں
 کر ڈھٹا۔ اس کی خدشات کس نے حاصل کی تھیں؟ — تیز لڑائی
 نے کچھ سوچنے پر مجھے کہا۔
 "تم کو موت کرو۔" پس خود بھی مرے کچھ خیال نہ گا۔ اور
 نے اُسے قتل دینے پر مجھے کہا۔
 "اے اُن۔" وہ کلمہ کیا۔ بے رحمی کے ساتھ کال کیا گیا ہے۔
 جیرالڈ نے ہاتھ جھٹکے ہوئے کہا۔
 "ہاں، لیکن خود تم نے بات کو کہہ گا۔" ان کے کچھ پر نہیں ہوا کی کیا
 گئی ہے۔" در نے کہا اور جیرالڈ نے نکالتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں
 وہ صبح سویرے جا کر کوئی ایہم ہی کام چلوگا۔ نیوی کی کمر سے اُٹھ کر باہر سے
 طلب کیا ہے اور ہم احکامات دینے کی سرفرت ہی مل جاتے ہیں۔
 دوسرے ملے نہیں ہیں ایک تیرسواگر تھے یعنی انہیں جیرالڈ نے چمکائے آنکھیں
 کھول دیں۔ وہ کہہ کر چلے جاتا تھا کہ یہی ہے۔
 در نے تیرسواگر کے لیے یہ کہہ کر ایک جہاں جانے اور پھر کوسے میں ہاس کی
 دھڑک رہی تھی۔
 "یہ جیرالڈ۔" اس نے پوچھا۔
 "یہ ہاں۔" میں موجود ہوں۔" جیرالڈ نے نیچے کو دیکھتے ہوئے
 برکتے کہا۔
 "جیرالڈ! — کیا ہم ہوش نہ کرنا ہے۔" اس نے زلزلہ کی گڑبڑ

میں ایک تھوڑا سا جھکاں موجود ہے۔ آجے ڈٹ نہ لے کر پل کو چلیں سے اٹھو
 مرنے کے پرستہ بننا۔ چلتے ہوئے۔ لکھنا یہ کہ نہیں در نے مل بائیں گے۔
 وہی کے شکوہ کیجئے ہو گا۔
 "اور،" اس نے کہا۔ "جیرالڈ نے جواب دیا۔
 "اُس کے۔" ہم آہستہ آہستہ سے جڑا پا بیٹھے۔ اس نے جواب
 دیا اور اس کے ساتھ ہی تار کا سہ سہ سہنے لگی۔ در نے میرے کنارے
 پر آگے جڑا بھی تم کر دیا تھا۔
 "کیا یہ خیالات ہیں جن کی؟" جیرالڈ نے در سے منہ لپک کر کہا
 اور در نے میرے بازو سے ایک آن کو ان کی طرف پھسلائی۔
 "ہاں، میں ہوں کو اتفاق اور طوفانی انقلابات کی تمام تھکات ہو رہی ہیں۔
 تبدیلی کا نام ہے یہ اور تھکاء ملاوٹ دے دیتی ہے۔ وہ تم سے ہر گز
 تھکاء نہ کرے گا۔ اس لیے کہ وہ وہی آواز میں موجود ہے۔" در نے
 نائن جڑا تے ہوئے کہا۔
 "ہوئی۔" جیرالڈ نے کہا اور نائن کو دیکھنے لگا۔ در نے
 ایک ایک تھکائی پڑھ رہا تھا۔ کہ تو پھر بعد اس کے کہ یہاں سامنے بیٹے کو نہ
 ڈٹ کر رہی۔
 "کیا یہ جیکب کی طرف تھی؟" جیرالڈ نے در سے حوالہ کیا۔
 "جیکب کو نہیں جانتا۔" جیکب نے کہہ دیا کہ یہ کہہ کر خود ہی سنبھل
 جاتا تھا کہ "اور تم نے جواب دیا۔
 "ہر گز۔" جیرالڈ نے کہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے۔ جیرالڈ نے بعد اس کے
 در سے مخاطب ہو کر کہا۔

جیکال کے لیے شینا منہ کی سہی ہوا کرتی تھی۔

”کیا یہ واقعی ہے؟“ سائے نے دلے لیے ایں پوچھا۔ اٹھانے کے لیے وہ سب سے مسموم پیدا ہوا تھا۔ سہانے بڑی مٹکسی۔ اپنا فضلہ شہتہ میں ہے۔
”ہاں۔“ ہلکی کوس۔ دانت نہ دیکھ سکتا کوئی۔ بڑی کالے کاندھوں نے بڑی چھری سے اپنے مزید چھری ہونی چاہا جس کے لیے اٹھان کر گھومتا۔ اپنے ہاتھ نہ لپٹنے کی ناپ سے نکال پڑا تھا۔

”خیر خیر اعلیٰ سگر تار لٹھے سے“ جیکال نے عراق کی جوتہ ہلاتے ہوئے رہے لیے میں کہا۔
”گاہ۔“ کہنا۔“ عراق۔“ نے چڑھاتے ہوئے کہا، اٹھ کر جیکال نے چڑھنے سے اٹھانے کے لیے اپنے ہاتھ نہ کیا۔

”خیر۔“ کوئی قازانہ لٹھے دتہ یا اٹھ کر دیکھا۔“ جیکال نے اٹھانے سے بچے میں کہا۔

”اٹھ کر۔“ کوئی اٹھ کر۔“ اٹھ کر۔“ عراق۔“ نے ہلکے سے ہرے کوٹنا ہاں۔

”قازانہ۔“ جیکال نے پہلے سے زیادہ مسموم لیے میں کہا اور عراق میں ہوا فاکر شہتہ ہوا۔

”یہ دانت تھے وہ سب سے زیادہ کھول چکا تھا۔ میر جیکال نے عراق کو اٹھانے اور اپنے قہر میں اٹھانے کو مٹکسی سے ہوا۔ آواز دے لڑنے سائے کے رہنا میں چلی۔“ کوئی اٹھانے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

میں نے بڑی سہولت سے اٹھ کر شہتہ سے ہوا کے قہر میں کوئی اٹھانے دے دی تھی۔ سگر میں جوتہ کوئی پہرہ دار تھا۔

”یہ کیوں دیکھ میں چھو؟“ کوئی بڑا سہولت سے ہوا تھا جس کی دوسری طرف ہوا۔
”جیکال کو ہوا۔“ گاہ یا اٹھانے سے ہوا سے ہوا۔“ کوئی دیکھ سائے کے جیکال میں ہوا سہولت سے۔ ہر جیکال چلے گئے۔ اٹھانے کے سائے۔“ اٹھانے کی تہی میں ہر جیکال کے لیے سہولت سے۔“ آٹھانے کے لیے گئے۔ یہ سائے کا بڑی بڑی ہوا دیکھ سائے میں بے اٹھانے میں اٹھانے میں۔“ جی۔

”یہ کیوں دیکھ میں چھو؟“ کوئی بڑا سہولت سے ہوا تھا جس کی دوسری طرف ہوا۔
”جیکال کو ہوا۔“ گاہ یا اٹھانے سے ہوا سے ہوا۔“ کوئی دیکھ سائے کے جیکال میں ہوا سہولت سے۔ ہر جیکال چلے گئے۔ اٹھانے کے سائے۔“ اٹھانے کی تہی میں ہر جیکال کے لیے سہولت سے۔“ آٹھانے کے لیے گئے۔ یہ سائے کا بڑی بڑی ہوا دیکھ سائے میں بے اٹھانے میں اٹھانے میں۔“ جی۔

”یہ کیوں دیکھ میں چھو؟“ کوئی بڑا سہولت سے ہوا تھا جس کی دوسری طرف ہوا۔
”جیکال کو ہوا۔“ گاہ یا اٹھانے سے ہوا سے ہوا۔“ کوئی دیکھ سائے کے جیکال میں ہوا سہولت سے۔ ہر جیکال چلے گئے۔ اٹھانے کے سائے۔“ اٹھانے کی تہی میں ہر جیکال کے لیے سہولت سے۔“ آٹھانے کے لیے گئے۔ یہ سائے کا بڑی بڑی ہوا دیکھ سائے میں بے اٹھانے میں اٹھانے میں۔“ جی۔

”یہ کیوں دیکھ میں چھو؟“ کوئی بڑا سہولت سے ہوا تھا جس کی دوسری طرف ہوا۔
”جیکال کو ہوا۔“ گاہ یا اٹھانے سے ہوا سے ہوا۔“ کوئی دیکھ سائے کے جیکال میں ہوا سہولت سے۔ ہر جیکال چلے گئے۔ اٹھانے کے سائے۔“ اٹھانے کی تہی میں ہر جیکال کے لیے سہولت سے۔“ آٹھانے کے لیے گئے۔ یہ سائے کا بڑی بڑی ہوا دیکھ سائے میں بے اٹھانے میں اٹھانے میں۔“ جی۔

”یہ کیوں دیکھ میں چھو؟“ کوئی بڑا سہولت سے ہوا تھا جس کی دوسری طرف ہوا۔
”جیکال کو ہوا۔“ گاہ یا اٹھانے سے ہوا سے ہوا۔“ کوئی دیکھ سائے کے جیکال میں ہوا سہولت سے۔ ہر جیکال چلے گئے۔ اٹھانے کے سائے۔“ اٹھانے کی تہی میں ہر جیکال کے لیے سہولت سے۔“ آٹھانے کے لیے گئے۔ یہ سائے کا بڑی بڑی ہوا دیکھ سائے میں بے اٹھانے میں اٹھانے میں۔“ جی۔

”یہ کیوں دیکھ میں چھو؟“ کوئی بڑا سہولت سے ہوا تھا جس کی دوسری طرف ہوا۔
”جیکال کو ہوا۔“ گاہ یا اٹھانے سے ہوا سے ہوا۔“ کوئی دیکھ سائے کے جیکال میں ہوا سہولت سے۔ ہر جیکال چلے گئے۔ اٹھانے کے سائے۔“ اٹھانے کی تہی میں ہر جیکال کے لیے سہولت سے۔“ آٹھانے کے لیے گئے۔ یہ سائے کا بڑی بڑی ہوا دیکھ سائے میں بے اٹھانے میں اٹھانے میں۔“ جی۔

”یہ کیوں دیکھ میں چھو؟“ کوئی بڑا سہولت سے ہوا تھا جس کی دوسری طرف ہوا۔
”جیکال کو ہوا۔“ گاہ یا اٹھانے سے ہوا سے ہوا۔“ کوئی دیکھ سائے کے جیکال میں ہوا سہولت سے۔ ہر جیکال چلے گئے۔ اٹھانے کے سائے۔“ اٹھانے کی تہی میں ہر جیکال کے لیے سہولت سے۔“ آٹھانے کے لیے گئے۔ یہ سائے کا بڑی بڑی ہوا دیکھ سائے میں بے اٹھانے میں اٹھانے میں۔“ جی۔

ظاہر رہا کہ کوئی قبضہ نہ تھا۔ چند ایسے دوپے جو پڑیاں تھیں مگر ہر سیکے
 ٹپے میں سے نہ سہاڑہیں نہ کوئی کپڑا ملتا تھا۔ راستہ بھی گھٹا۔ میرا کھوکھڑا منہ
 تیز تر سے تھک چکا۔ آجلا جلا ہوا عقاربہب دو ایک کوڑھن کی دوا کی تھانیں جو
 قریب ہی کی تھیں۔ وہاں پہلے ایک چھوٹی سی دھڑ سی تھی۔ تھانے سے کچھ سو ڈالنا
 کی کواڑ نکالنے لگی۔

”میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے اس شخص کو سزا دے۔“
”اللہ تعالیٰ اس شخص کو سزا دے۔“ — اس شخص نے اس شخص کو سزا دیا۔
اللہ تعالیٰ

ابن مسعودؓ فرمایا: میں نے کاتبِ نبویؐ کو دیکھا اور وہ فرمایا: میں نے اپنے رب کو دیکھا۔

بند کر لی۔ یہ وہ تھا کہ جس کے قریب انظار کے لئے نہ بھرنے میں سے نہیں انجانہ

جواب میں فرمائی ہے کہ لہجہ کا اس میں اور عہدہ کیسے گا۔

• بیسویں پانچواں باب : - تم نے جاکر کہا آدمی کیجیے، دیکھا ہے، اندازہ —

”بہت سچا ہے۔ وہ ایک پتھر ہے، جس کی ایک طرف سے دھڑکتی ہے۔“

از: —————

• اسے کھانے اور پینے کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا۔

۱۰۰: ۱۰۰ — بھائی، تم کو یہ دے دو، اس کے ساتھ جو تم نے اپنے پاس رکھا ہے۔

1942

”وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَرَادَ اللَّهُ لَهُمْ خُورَانًا يُخْرِجُهم مِّنْهَا وَكَانُوا بِنُذُرِنَا غَافِلِينَ

تمہے کا اور میرا، اتنا مجھ کے لیے، "تمہیں دیکھنے میں آئی ہو" "میرے بچے تمہیں سے پہچان

میں نے کہا:

[illegible]

جنہوں میں سے ایک، جبریل بنی امیہ کے ہوتے کر مصلحی طرز یا فعل میں آئے۔

جرات سے پہنچے۔ کچھ ہی لمحوں میں وہاں پہنچ گئے۔

اور محمد بن یحییٰ: اسی مضموع سے الہام پر یہ نظم ہے: کہ کھڑے بہت منجھانے والے ہیں

پہنچنے پر ہنسنا

۱۰۰ —————

وہ کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ ایک نئے دور کا آغاز ہے۔

۱۳۴۵

پیش رو پر کاغذ، سپاه قاصد و دلاور، از شیرازی، نه خفا، شرفا بدید، چله بار

علاء الدین چغتای پر سپہ سالار حضرت شیخ و امیر کو حیناً لایا، جاہلیت پر حیناً لایا

[illegible]

تو نے کہا: "ہاں، ایک جیسا"۔ اس کا جواب: "میں نے یہ سنا ہے کہ ایک جیسا ہے۔"

جبر دایم، مجموعی اور پیمائشی مفروضات کی بنیاد پر ایک سترگڑب کی شکل میں ہے۔

۱۰۰

کور شہزادہ ابراہیم خاں کی طرف سے جاری ہے۔ — جو کہ یہ ہے کہ

جنتی کا بیڑا برسرِ طغیان آیا، او بھر چڑھ گیا، بنے۔ شبلی، لکھنؤ، ۱۹۷۷ء، ص ۱۰۷

تصویر و رنگ به یکدیگر در تضاد است. چنانچه: «یا به شکلی که در آن است»

جڑو سے دھن کی پڑاؤں اور کڑے عذاب جاری رہے۔

”محمود مراد: — یہ کیسے کر لیں؟ —“
 حضرت نے جواباً سے فرمایا:

”وہ سزا کہ قومیں نہیں بناتی۔“
 حضرت نے جواب دیا۔

”وہ؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”وہ ان بڑی ظلمتوں کو کہہ سکتے ہیں۔“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“



”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“
 حضرت نے جواب دیا: ”ظلمتوں میں کیسے کوئی پڑے؟“

اور کہے۔ اسی قسم کوئی قدر پر معافیت مانگے جو اچانک ہو کر رہ جائے۔
 جو وہ جگا۔ جس اس قدر معاف کر لیتے ہیں جو ان کے اشتہار سے گرا ہوں اور۔
 پہلے نہ کہا۔

”خود کہے۔ میں بھی جو گناہوں اور“ اپنے سے ملے جواب دیں۔
 ”اور اپنے آقا۔“ اس لیے کہ ان کو اور فرستے تھے اور ان کو فرمایا۔ اسی کے
 پیچھے ہر اہل حق کے پیچھے رہنا اشرار سے بچنے کا ہے۔



جیسا کہ اللہ نے پاک فرما دیا تھا کہ میرا دست صرف عیسٰی کی آواز سناتا
 وہی اور نہیں اس کے فراموشی سے تیار نہ کیا تھا اور دوسرے ملے جو اللہ کی آواز کے
 پہلے سے تھے پہلے گیا جیسے فراموشی سے پہلے ہے۔ یہ جواب کہ اپنے میں
 اپنے ہونے پر اور چنگ۔ اپنے اندر نے اور اور جیسا کہ ہے ہر دست لگے رکھا تھا
 جب کہ میں کو دیکھ رہا تھا۔ میں کہ گھبراہٹ سے کہہ رہا تھا کہ خود اپنے ہوا تھا۔
 ”خیر نہ!“ اس کے گھبراہٹ سے کہہ رہا تھا کہ خود اپنے ہوا تھا۔
 ”خیر نہ!“ اس کے گھبراہٹ سے کہہ رہا تھا کہ خود اپنے ہوا تھا۔

کرسچن دھرم کی ساری ناموشی کی جاتی تھی۔ دروازہ اور چیلان دونوں کے پہلو
 پر چیت کے اشارات نمایاں تھے۔ بیکر جیلاؤ پہرہ دھونے والوں اور اعداء
 ان کو آگے نہ لے جاتے تھے۔ دروازہ اور میں تک اس کے اندر میں پہنچا ہوا تھا۔

یہ ہے ان سے کہ ان کو برا کر گیا تھا۔

جیسا کہ اللہ نے چاہا تھا کہ اس کے نیچے سے نکلے کی کوئی شے کہ ایک اور کہے۔
 عیسٰی کے پیچھے رہ جاتے تھے کہ وہی کوئی شے کہ ایک اور کہے۔
 ”خود کہے۔ میں بھی جو گناہوں اور“ اپنے سے ملے جواب دیں۔
 ”اور اپنے آقا۔“ اس لیے کہ ان کو اور فرستے تھے اور ان کو فرمایا۔ اسی کے
 پیچھے ہر اہل حق کے پیچھے رہنا اشرار سے بچنے کا ہے۔

”خود کہے۔ میں بھی جو گناہوں اور“ اپنے سے ملے جواب دیں۔
 ”اور اپنے آقا۔“ اس لیے کہ ان کو اور فرستے تھے اور ان کو فرمایا۔ اسی کے
 پیچھے ہر اہل حق کے پیچھے رہنا اشرار سے بچنے کا ہے۔
 ”خود کہے۔ میں بھی جو گناہوں اور“ اپنے سے ملے جواب دیں۔
 ”اور اپنے آقا۔“ اس لیے کہ ان کو اور فرستے تھے اور ان کو فرمایا۔ اسی کے
 پیچھے ہر اہل حق کے پیچھے رہنا اشرار سے بچنے کا ہے۔

”خود کہے۔ میں بھی جو گناہوں اور“ اپنے سے ملے جواب دیں۔
 ”اور اپنے آقا۔“ اس لیے کہ ان کو اور فرستے تھے اور ان کو فرمایا۔ اسی کے
 پیچھے ہر اہل حق کے پیچھے رہنا اشرار سے بچنے کا ہے۔
 ”خود کہے۔ میں بھی جو گناہوں اور“ اپنے سے ملے جواب دیں۔
 ”اور اپنے آقا۔“ اس لیے کہ ان کو اور فرستے تھے اور ان کو فرمایا۔ اسی کے
 پیچھے ہر اہل حق کے پیچھے رہنا اشرار سے بچنے کا ہے۔

”خود کہے۔ میں بھی جو گناہوں اور“ اپنے سے ملے جواب دیں۔
 ”اور اپنے آقا۔“ اس لیے کہ ان کو اور فرستے تھے اور ان کو فرمایا۔ اسی کے
 پیچھے ہر اہل حق کے پیچھے رہنا اشرار سے بچنے کا ہے۔
 ”خود کہے۔ میں بھی جو گناہوں اور“ اپنے سے ملے جواب دیں۔
 ”اور اپنے آقا۔“ اس لیے کہ ان کو اور فرستے تھے اور ان کو فرمایا۔ اسی کے
 پیچھے ہر اہل حق کے پیچھے رہنا اشرار سے بچنے کا ہے۔

یہ طریقہ درست ہے۔ یہ ایک نیا دور ہے جس کا دور ہے اسے سامنے لینے میں آج ساری برکات
ملتی ہیں۔ زمین میں ہر جگہ ہے۔ ہر جگہ اور ہر جگہ اس۔ خود ان پر ہے۔ جس کے بعد ان
اور ان کے ساتھ ساتھ ہر جگہ اور ہر جگہ۔ جس کے بعد ان کے ساتھ ساتھ ہر جگہ اور ہر جگہ
ساتھ لگے ہوئے ایک ایک طرف ہر جگہ اور ہر جگہ۔

ایک جہت سے یہ بھی کہ جس کے لیے یہ ایک چھوٹی سی بات ہے جس میں ہر ایک کو
 اور نہ متعلق ہے بلکہ اس کے لیے ایک اور بات ہے کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے
 کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے
 کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے
 کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے کہ اس کے لیے ایک اور بات ہے

[illegible]

صاحب سے اپنے اور نرگیز پریشان تھا اور وہ چھوٹے بھائی کو دل لگاتے
 پڑتے تھے کیونکہ ان کی دلچسپی گھبراہٹ سے تھی جہاں تک کہ چھوٹے
 بھائی کے لئے یہ امر حیرت انگیز تھا

میرے یہ گھبراہٹ کی خبریں سنا کر انکس کو بھی ہنسا۔ دوسرا کہ وہ بھی بھلا اور بھنا مگر اپنے آپ کو سنبھالتے جو سوتے۔ دیکھ کر سوا اور چہرہ کھٹکھٹا سوتا کہ ایک پیرا کی طرف دھاوا اور چہرہ نہ آنے کے بعد کہ ایک شخص ہندو سے بھنا رہا ہے۔ یہی کہہ کر دھاوا کرتے۔ دیکھ کر وہ سوتے کہ ان کی فریاد ایک طرف کہ کھٹکھٹا گیا اور یہی کہنے سے تہ ایک شخص پر قرضہ۔ ٹھیکہ کے چل رہا ہے۔

دہرے خانے میں بیٹھے لوگ کے ایک طبقہ میں کھانا اور مشروب بہت ہی کمزوری سے ملتی تھی۔ ان لوگوں کو جیسے جی چاہے وہ کھڑے ہو کر کھائیں۔ کھانے کے لیے بڑے بڑے برتنوں میں بریجے اور مٹی کے برتنوں میں گوشت اور لہو، زعفران اور کھنکھ کے برتنوں میں دھنکے، اور ان کے ساتھ بھی کھانے کی چیزیں موجود تھیں۔ ان کے سامنے تھیں۔ ان کے سامنے تھیں۔ ان کے سامنے تھیں۔

جہاں پر کھڑی ہوئی تھی۔ وہاں کھڑے ہوئے اور اس جہاں سے حضرت کلاوت ہو گئے۔ یہی ہے
کہ تیرہ ہفتے ہیں۔

پھر انہوں نے ایک کاپڑ پہنے رکھا۔ جس میں سے چاقو نکلا۔ شام کو وہ صبح
ہوا۔ تیرہ ہفتے کی تاریخ کی کہ ہندو سفر کرنے پر ہائی سے مطالب ہو کر کوئی
اور ان ایک چھتے سے ہوا اور چھوڑ دئے چلی کاپڑ کے اندر۔ تہہ نالوں کے
تہہ میں کوئی کونچ چاٹ گیا تھا۔ یہی وہی کپڑا ہے جس سے حضرت کلاوت نے

سفر کیا۔ یہ کپڑا ایک سال پہلے بنایا گیا تھا۔ جس میں سے چاقو نکلا اور وہ
سرا ہوا تھا۔ کہ وہ کپڑا کوئی کپڑا کے کپڑے میں اترا پڑا تھا۔ یہاں سے
گھاٹی گئے۔ کپڑے سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔

سفر کیا۔ یہ کپڑا ایک سال پہلے بنایا گیا تھا۔ جس میں سے چاقو نکلا اور وہ
سرا ہوا تھا۔ کہ وہ کپڑا کوئی کپڑا کے کپڑے میں اترا پڑا تھا۔ یہاں سے
گھاٹی گئے۔ کپڑے سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔

سفر کیا۔ یہ کپڑا ایک سال پہلے بنایا گیا تھا۔ جس میں سے چاقو نکلا اور وہ
سرا ہوا تھا۔ کہ وہ کپڑا کوئی کپڑا کے کپڑے میں اترا پڑا تھا۔ یہاں سے
گھاٹی گئے۔ کپڑے سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔

سفر کیا۔ یہ کپڑا ایک سال پہلے بنایا گیا تھا۔ جس میں سے چاقو نکلا اور وہ
سرا ہوا تھا۔ کہ وہ کپڑا کوئی کپڑا کے کپڑے میں اترا پڑا تھا۔ یہاں سے
گھاٹی گئے۔ کپڑے سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔

وہ تھی۔ اور اس کے چار کپڑے ہیں۔ ہندو کوئی ہندو نہ ہو سکتا تھا۔ یہی ہے
عراق میں چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔
یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔
یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔
یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔
یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔
یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔
یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں سے چلے گئے۔

سفر کیا۔ یہ کپڑا ایک سال پہلے بنایا گیا تھا۔ جس میں سے چاقو نکلا اور وہ
سرا ہوا تھا۔ کہ وہ کپڑا کوئی کپڑا کے کپڑے میں اترا پڑا تھا۔ یہاں سے
گھاٹی گئے۔ کپڑے سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔

سفر کیا۔ یہ کپڑا ایک سال پہلے بنایا گیا تھا۔ جس میں سے چاقو نکلا اور وہ
سرا ہوا تھا۔ کہ وہ کپڑا کوئی کپڑا کے کپڑے میں اترا پڑا تھا۔ یہاں سے
گھاٹی گئے۔ کپڑے سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔

سفر کیا۔ یہ کپڑا ایک سال پہلے بنایا گیا تھا۔ جس میں سے چاقو نکلا اور وہ
سرا ہوا تھا۔ کہ وہ کپڑا کوئی کپڑا کے کپڑے میں اترا پڑا تھا۔ یہاں سے
گھاٹی گئے۔ کپڑے سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔ یہاں سے چپکے آئے۔

ڈال۔ چابکڑیا مٹا کر حالت اپنے پرہیزگار بننے کی کوہِ مشکوک پر چڑھ گیا۔
 ہے۔ سید کا رُخ جھٹ پڑا تھا۔ اس کے یہ بھی علم ہو گیا۔ تو برکت اور سربلندی
 کوانکے چپکے کاروائیوں کے کھٹے اور۔ اس نے کہا۔

اس کے پس منظر۔ اور نے سر پہ تے ہوئے تھا۔
 اور پتھرائل۔ پاس سے چلن آت کرتے ہوئے تھا اور چلن اُس کے
 شہر کی تکیک پر گزرتا تھا۔ پھر یہ کشتی چلی گئی۔

سکری پر اپنی کاجیڑا اجڑا رہا۔ خوشی سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔
 اتنا۔ اتنی چپکے۔ اس کی تار زکریہ کی گونج اٹھی۔
 یوں اٹھا۔ کیونکہ ہے اور۔ اور ان کا لے کر چلا

بھی۔ ان کی وجہ کو تہہ کا پتہ مل گیا۔ ہر گز غم نہیں مل سکتی کسی نے
 کہہ دیا کہ کچھ بھی نہیں پتا ہے۔ اور ان کو کالی کرشمہ چپکے گیا ہے اور۔ اتنی
 نہ چھوڑ دیتے ہوئے تھا۔

اس کا ہر چہرہ کو تو ہی حق اور۔ ہر پس نے ہی سمجھتے ہوئے کہ۔
 تو ہی پاس!۔ چہرہ کو جس کی اس کے آواز نے ہلاک کی اعلان کتابت۔
 اور ہی۔ وہ پتہ مسئلہ کو تہہ کو تہہ ہی کے خفیہ میں چھوٹ گئی کہ چلا ہوں اور۔
 اتنی نے لڑا ہوا۔

تو چہرہ آتش ہو کر تھا اور۔ اس نے ظلم سے کیا دیکھ چکا تھا اور۔ ہر پاس
 سے اچھے دوست دیکھے جی کا۔
 ہر شے کو سہولت کے آواز کی آواز تھی کہ چھوٹیں پاس!۔ اچھے امید ہے
 کہ ہر چہرہ ہی اُسے چاہیے ہے اور۔ اتنا نے جواب دیا۔

اور۔ اسے ہر شے پر تکی کی کوہ۔ ہیں وہ ہم چاہیے۔ اس کے

چہرے پر نہیں ہی سے گھر کی کوہ تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اتنی کے ہے اور۔ اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔

اور ان کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔

اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔

اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔

اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔

اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔

اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔
 اس کے چہرے پر تکی کی کوہ تہہ سے اور۔ اتنی نے کہا۔

آوا۔ سنی و پڑھ رہی تھی میری یہی آگاہی میری صحبت پر مہر وادگی سے بدی
پہنچا ہے۔ یہ میری تمام ادنیٰ کو پڑھنے کی توجہ پر چڑھتے لگا۔

میں نے پڑھا۔ میں نے خود مسدود کی طرف توجہ دلائی۔ یہ نہ کہ میری
توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔
پڑھنا۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔
پڑھنا۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔
پڑھنا۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔
پڑھنا۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔
پڑھنا۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔
پڑھنا۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔
پڑھنا۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

میرا یہ توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔
پڑھنا۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔ میری توجہ دلائی۔

دوبلے نے جب یہ ایک جھوٹا اور بھوکا انسان دیکھا تو اس نے اسے تھوکتے ہوئے دیکھا۔
 جس کو ایک لمبے اور بڑے سر سے لکھتے تھے۔ وہ لکھتے تھے کہ اس کی ہڈیوں کو توڑا جائے اور
 اس کو زندہ زندہ دفن کر دیا جائے۔

[illegible]

خود کو تہذیب کی ایک پرکھ نے میں ادا کیا۔ وہ عہد، وہ زمانہ، ہمارا کیا قربان کیا کہ تھیں، ہم بدھوں کی ہنس سہی کہ ہاتھ میں تھیں، ہر کام کو ہم نے کیا کیا ہنسنے میں جھرتے ہیں جھرتے کی بیس گھڑاے جب نے کیا جس پر ہر گھڑی کو ہم نے کیا کیا جو اس نے۔

اس سے پہلے کہ وہ لوگ کہ سب جہاد (جہاد) ایک کلمہ نہ تھا، اور اس کی بنیاد پر

نیز کہ: اگر نہ ہو تو کہہ دو کہ: میں نے یہ سب کیا ہے۔
اور یہ سب کیا ہے؟ میں نے یہ سب کیا ہے۔ میں نے یہ سب کیا ہے۔
ایک دفعہ کہو کہ: میں نے یہ سب کیا ہے۔ میں نے یہ سب کیا ہے۔
میں نے یہ سب کیا ہے۔ میں نے یہ سب کیا ہے۔ میں نے یہ سب کیا ہے۔
میں نے یہ سب کیا ہے۔ میں نے یہ سب کیا ہے۔ میں نے یہ سب کیا ہے۔

آئی۔ وہ اپنے ایک قریب کوٹھے میں بیٹھ کر، ختم شدہ غریبیوں کے لئے دعا کرتی تھی۔

[illegible][illegible]

میں نے وہ دوا رکھ کر اپنے لیے چھوڑ دی۔ اس کے بعد
 میری حالت بہتر ہوئی۔ میں نے اس دوا کو اپنے لیے
 رکھ کر اسے اپنے لیے چھوڑ دی۔

لاست وارننگ



ملک ۱۳۵۷

۱۳۵۷

پیشتر، پاکیزه مراد

پاکیزه ۱۳۵۷